REGD. NO P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۳ جون کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

الحمدللہ۔

قادیان ۲۸ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ گزشتہ جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ جہاں مورخہ ۲۵/۲۶ جون کو دوسری احمدیہ صوبائی کانفرنس منعقد ہو رہی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور خیریت سے دارالامان واپس لائے۔ آمین

آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔

اور میں اس جگہ یہ بھی بتلانا چاہتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تاکہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔"

"اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا انس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے۔ اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ و ۶۵)

قادیان کے حالات

قادیان میں مقیم تمام درویش اور احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صوبائی کانفرنس میں شمولیت کے لئے چند دنوں کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے اہل و عیال۔ مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور صحابہ کرام بھی خیریت سے ہیں۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب قادیان کی میونسپل کمیٹی کے پریذیڈنٹ بھی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے باشندگان قادیان کے تعاون سے اس عہدہ کے فرائض حسن و خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب حالات نارمل ہو چکے ہیں۔ اور قادیان میں مقیم ہندو، سکھ اور عیسائی اور احمدی آپس میں میل ملاپ سے بسر اوقات کر رہے ہیں۔ اور حالات خوشگوار ہو گئے ہیں۔ اگرچہ گرانی کا اثر درویشوں پر بھی ہے۔ لیکن صبر و سکون سے عبادات اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جملہ تکالیف اور پریشانیاں دور کرتے ہوئے حالات میں سازگاری پیدا فرمائے۔ آمین

ناظر امور عامہ قادیان۔

لکھنؤ میں دوسری احمدیہ صوبائی کانفرنس کامیابی سے منعقد ہوئی

لکھنؤ ۲۸ جون (بذریعہ تار) صدر مجلس استقبالیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ لکھنؤ میں ہونے والی دو روزہ احمدیہ صوبائی کانفرنس بتاریخ ۲۵/۲۶ جون کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔

فالحمدللہ علیٰ ذالک

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر - مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی صفات کا بلاواسطہ ظہور

از سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

سورۃ الاعلیٰ کی آیۂ کریمہ سبّح اسم ربک الاعلیٰ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی صفات کے بلاواسطہ ظہور پر جو لطیف نوٹ تحریر فرمایا ہے۔ افادۂ احباب کے لئے اس کا ایک حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں ہر قسم کے علوم سے نوازا اور اپنی صفات کا براہِ راست ظہور آپ کو دکھایا اس کا صرف اس بات سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ لوگ تو دُنیوی اُستادوں سے علوم سیکھتے ہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خود براہِ راست ہر قسم کا علم سکھایا۔ پھر لوگوں کو علم کے حصول کے لئے بڑی بڑی مشقتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی مشقت برداشت نہیں کرنی پڑی۔ لوگ تورات پڑھنا چاہتے ہیں تو کبھی عبرانی زبان سیکھتے ہیں کبھی یونانی زبان سیکھتے ہیں۔ کبھی پرانے صحف کا مطالعہ کرتے ہیں اور کئی سال اُن کے اسی جد و جہد اور تگ و دو میں صرف ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اُن کو جو علم حاصل ہوتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے اور بسا اوقات بعد کی تحقیق اُس کا غلط ہونا ثابت کر دیتی ہے لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو سوتے ہیں۔ آپ کو کوئی پتہ نہیں کہ تورات میں کیا کیا احکام تھے یا بنی اسرائیل کے ساتھ کیا کیا واقعات گذرے یا موسیٰ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کلام کیا تھا۔ آپ اِن سب امور سے بے خبری کی حالت میں رات کو بستر پر سوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر ان تمام حالات کو منکشف کر دیتا ہے اور پھر وہ حالات ایسے صحیح ثابت ہوتے ہیں کہ آج وہ باتیں تو سچی ثابت ہو رہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بتائی تھیں وہ باتیں غلط ثابت ہو رہی ہیں جو لوگوں نے بہت بڑی جد و جہد اور سالہا سال کی محنت سے بعد معلوم کی تھیں اور تاریخی کتابوں میں درج کی تھیں۔ اب دیکھو اور اس بلاواسطہ ربوبیت کے نتیجہ میں جس طرح آپ کہہ سکتے تھے کہ خدا علیم ہے۔ اس طرح اور کون خدا کے علیم ہونے کی شہادت دے سکتا تھا۔ بیشک لوگ بھی خدا تعالیٰ کو علیم تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے علیم ہونے کا مشاہدہ کیا ہوتا ہے بلکہ اس لئے کہ اُن کے ماں باپ یا اُستاد کہتے ہیں کہ خدا علیم ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو رات کو بغیر علم کے سوتے اور صبح کو آپ کا سینہ ہر قسم کے علوم سے بھرا ہوا ہوتا۔ آپ جس طرح خدا تعالیٰ کے علیم ہونے کی صفت کا بے عیب ہونا ظاہر کر سکتے تھے دوسرے لوگ اُس طرح کہاں ظاہر کر سکتے تھے۔

پھر مثلاً رزق کو لے لو۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ انسان خود محنت کرتا۔ خود روزی کماتا اور خود اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے معاش کا سامان مہیا کرتا ہے اُن کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفت رزاقیت بغیر توسط کے ظاہر نہیں ہوتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی اس صفت کے متعلق محض سماعی ایمان رکھتے ہیں مشاہدہ کی برکات اُن کو حاصل نہیں ہوتیں وہ بیشک رسمی طور پر اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ رزاق ہے مگر اُن کے دل اس صفت کے متعلق ہر قسم کے یقین سے خالی ہوتے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اپنی اس صفت کو بھی بغیر کسی توسط کے ظاہر کیا اور آپ کو جب بھی رزق ملا بغیر محنت کے ملا۔ آپ جب بچے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی غیر معمولی محبت آپ کے رشتہ داروں کے دلوں میں پیدا کر دی۔ یہاں تک کہ آپ کی تربیت کیلئے جو دایہ مقرر ہوئی وہ بھی آپ سے بے انتہا محبت کرنیوالی ثابت ہوئی چنانچہ تاریخوں میں ذکر آتا ہے کہ حلیمہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کیا کرتی تھیں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان کے لئے رزق کا ذریعہ بنا دیا تھا۔ آپ کی دایہ کے خاندان کے لوگ سخت غربت کی حالت میں تھے مگر آپ کے آنے پر خدا تعالیٰ نے اُنکی غربت کو دور کر دیا اور اپنے فضل کے دروازے اُن کے لئے کھول دیئے۔ اس لئے آپ سے اُن کو بے انتہا محبت ہو گئی۔ آنحضرت کی وجہ سے جو آپ کی دایہ پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوا تھا۔ اس وجہ سے وہ یہ چاہتی تھیں کہ زیادہ سے زیادہ عرصہ آنحضرتؐ اُن کے گھر میں رہیں۔ تا وہ برکات جو آپ کی وجہ سے اُن کے گھر پر نازل ہو رہی تھیں اُن سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو سکیں۔ چنانچہ جب آپ دو سال کے ہو گئے۔ تو آپ کی دایہ آپ کی والدہ کے پاس گئیں اور اصرار کر کے انہیں واپس لے آئیں۔ (ابن ہشام جلد اوّل)

مکہ کے لوگوں میں دستور تھا کہ وہ اپنے بچے ارد گرد کے گاؤں میں رہنے والی عورتوں کے سپرد کر دیا کرتے تھے تاکہ کھلی ہوا میں رہنے کی وجہ سے اُن کی صحت اچھی رہے اور زبان بھی صاف رہے کیونکہ بدوی لوگوں کی زبان شہر والوں کی نسبت زیادہ فصیح ہوا کرتی ہے۔ اور گاؤں کی عورتیں اسی لئے شہر کے بچوں کو لے جاتی تھیں کہ اُن بچوں کی پرورش کے لئے اُن کے ماں باپ کافی رقم اُن کو دیتے تھے جس سے اُن کا گذارہ بھی اچھا ہو جاتا تھا۔ چنانچہ حلیمہ بھی اسی غرض سے مکہ میں آئی اور اس غرض کے لئے آئی کہ اگر کسی کا بچہ ملے تو اُسے اپنے ساتھ لے جائے مگر وہ کہتی ہیں میں مکہ سے جب گھر میں بھی گئی لوگ میرے پھٹے پرانے کپڑوں اور پریشان بالوں کو دیکھ کر کہتے کہ ہم تجھے اپنا بچہ نہیں دے سکتے کیا ہم نے اپنا بچہ بھوکا مارنا ہے کہ اُسے تیرے حوالے کر دیں۔ اسی حالت میں میں سارا دن مکہ میں پھرتی رہی مگر مجھے کوئی بچہ نہ ملا۔ اُدھر یہ واقعہ ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ سارا دن اپنا بچہ بعض دوسری عورتوں کو دینے کے لئے اصرار کرتی رہیں مگر کوئی عورت اُس بچہ کو لینے کے لئے تیار نہ ہوتی۔ وہ یہی کہتیں کہ تو ایک غریب عورت ہے ہم اس بچہ کو لے گئیں تو تو نے ہمیں کیا انعام دینا ہے گویا مکہ میں ایک عورت کو سارا دن کوئی بچہ نہ ملا اور ایک عورت کو سارا دن اپنے بچہ کے لئے کوئی دایہ نہ ملی۔ دایہ کو ہر گھر سے اس لئے رد کیا گیا کہ وہ ایک غریب عورت ہے اگر بچہ لے گئی تو وہ اس کی پوری طرح پرورش نہ کر سکیگی اور بچے کو اس لئے رد کیا گیا کہ اُس کی ماں ایک غریب اور بیوہ عورت تھی وہ پالنے والی کو انعام کیا دے گی۔ اس لئے سب عورتیں اُسے کہتیں کہ ہم تیرے بچہ کو لے گئیں تو ہمیں تجھ سے کسی انعام کی اُمید نہیں ہو سکتی حلیمہ کہتی ہیں جب شام ہو گئی اور سورج غروب ہونے لگا تو میں شرمندہ اور حیران ہو گئی اور سوچنے لگی کہ سارا دن گذر گیا اور مجھے کسی نے غربت کی وجہ سے اپنا بچہ نہیں دیا کہ اتنے میں مجھے کسی نے بتایا کہ فلاں گھر میں ایک بچہ ہے جسے ابھی تک کوئی دایہ نہیں ملی۔ تو اُس گھر میں جا اور اس بچے کو لے لے۔ حلیمہ کہتی ہیں میں نے سمجھا کہ خالی ہاتھ جانے میں جو شرمندگی ہے اُس سے یہ بہتر ہے کہ میں اسی بچے کو ہی اپنے ساتھ لے جاؤں۔ چنانچہ میں گئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے آئی۔ جب میں گھر پہنچی تو ایک عجیب نظارہ نظر آیا۔ ہماری بکریوں کا دودھ بوجہ قحط سالی کے خشک ہو چکا تھا اور دیسے ہمارے ہاں کوئی دودھ نہیں تھا لیکن جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے گھر پہنچی تو ہماری بکریوں کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں دل میں تو کُڑھتی آئی تھی کہ محض اپنی ناک کے لئے اور سہیلیوں میں شرمندگی سے بچنے کیلئے میں اس بچے کو لائی ہوں ورنہ اس بچے کی ماں مجھے کیا دے سکتی ہے لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ ہماری بکریوں کے تھن دودھ سے بھر گئے ہیں تو میں نے کہا یہ بچہ تو ہمارے لئے رزق لایا ہے چنانچہ اُسی دن سے اُن کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت بیٹھ گئی اور پھر انہوں نے اپنے بچوں سے بھی زیادہ محبت اور شفقت کے ساتھ آپ کی پرورش کی۔

تو دیکھو وہ لوگ جو دوسروں کے ہاتھ سے روٹی کھاتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب سمجھتے ہیں مگر اس لئے نہیں کہ انہوں نے اس کی ربوبیت کا کوئی معجزہ دیکھا ہوتا ہے بلکہ اس لئے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رب ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی صفتِ ربوبیت کا اُس وقت ظہور کیا جب آپ سمجھتے بھی نہیں تھے کہ رب کیا ہوتا ہے۔ اور پھر جب آپ نے ہوش سنبھالا تو اُس وقت دایہ نے آپ کو بتایا کہ ہم نے تجھے نہیں کھلایا بلکہ تیری وجہ سے ہم نے کھایا ہے کہ اب جو کہ رب کے جو معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمجھ سکتے تھے وہ اور کون سمجھ سکتا تھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو وہی صحیح طور پر سمجھ سکتا ہے جو براہِ راست صفتِ ربوبیت کا نمونہ دیکھے۔ وہ شخص جو واسطہ کے ذریعہ کسی صفت کا مشاہدہ کرتا ہے اُس پر بھی اس صفت کا اثر ہوتا ہے۔ مگر وہ اثر اور یہ اثر آپس میں بہت بڑا فرق رکھتے ہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے بعض دفعہ ہم کسی غریب کو خود پیسہ دیدیتے ہیں اور بعض دفعہ کسی اور کو پیسہ دیکر کہتے ہیں کہ یہ فلاں غریب کو دے دینا۔ اب یہ لازمی بات ہے کہ پیسے تو دونوں صورتوں میں غریب کو ہی پہنچیں گے مگر براہِ راست پیسے دینے سے ہماری جو محبت اُس شخص کے دل میں پیدا ہو سکتی ہے وہ مخفی صدقہ دینے سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بے شک مخفی صدقہ دینے والے کو ثواب زیادہ مل جاتا ہے مگر جسے صدقہ ملتا ہے اُس کے دل میں صدقہ دینے والے کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر وہ شخص براہِ راست کسی غریب کو صدقہ دیتا ہے تو خواہ ثواب اُسے کم حاصل ہو مگر دوسرے شخص کے دل میں محبت کا جوش پیدا ہو جائے گا اور وہ اُس کے لئے ضرور دعا کرے گا اور اسی طرح جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ماں باپ کے ہاتھ سے روٹی کھلائی ہے اُن کو خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا وہ مزہ نہیں آ سکتا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی براہِ راست ربوبیت سے ہوتا تھا۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ زندہ کرنے والا ہے۔ اس صفت کے متعلق بھی ہر شخص رسمی رنگ میں ایمان رکھتا ہے اور وہ کہہ دیتا ہے کہ ہاں مجھے (باقی صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

ہم نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے

دنیوی حالات کو دیکھتے ہوئے یہ ایک بہت ہی مشکل کام ہے جو ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے

قرآن مجید کی رُو سے ہماری کامیابی کی صرف یہی صورت ہے کہ ہم سعی اور تدبیر کو انتہا تک پہنچا دیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھیں

اگر ہم ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ آسمان سے ہماری مدد کے لئے اُترے گا اور ہمیں کامیابی عطا فرمائے گا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس غرض کے لئے مبعوث فرمایا تھا وہ یہ تھی کہ تمام

دنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے

اور تمام اقوام عالم کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے۔ سو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور کر کے دنیا کی طرف مبعوث فرمایا۔ تو آپ نے اعلان فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس غرض کے لئے بھیجا ہے۔ کون ہے جس کے دل میں اسلام کا درد ہے؟ جس کے دل میں اسلام کا درد ہے وہ میری طرف آئے اور اس کام میں میرا ممد و معاون ہو۔ تب ہم نے "نحن انصار اللہ" کا نعرہ لگاتے ہوئے آپ کی طرف دوڑنا شروع کیا۔ اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ اور

ہم نے عہد کیا

کہ جس غرض اور مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اس غرض اور مقصد کے حصول کے لئے آپ کے ساتھ مل کر ہم کوشش کرتے رہیں گے۔

غلبہ اسلام کے لئے کوشش کرنے کا دعوے کرنا یا ایسا عہد کرنا بڑا آسان ہے اور اس سے بھی زیادہ آسانی یہ ہے کہ اس کے بعد انسان غفلت کی نیند سو جائے لیکن اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا ہے کہ ہم غفلت کی نیند سو جائیں۔ شیطان ہم پر اس طرح اثر انداز ہو کر ہم اپنی ذمہ واریوں کو بھلا دیں۔ اور جو عہد ہم نے اپنے رب سے باندھا ہے اسے چھوڑ دیں۔ ہم میں سے بہت تھوڑے ہیں۔ جو اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ہم نے درحقیقت

خدا تعالیٰ سے کیا عہد باندھا ہے

اگر ہم اس عہد کا تجزیہ کریں

اور اس پر غور کریں تو ہمارے سامنے یہ نظارہ آتا ہے کہ ایک طرف روس ہے چین ہے۔ اور دوسرے کمیونسٹ ممالک ہیں دوسری طرف مادہ پرست اقوام ہیں۔ جو دعویٰ تو کرتی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کو مانتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً خدا تعالیٰ پر ان کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ مثلاً امریکہ ہے انگلستان ہے فرانس ہے اور دیگر بہت سے ممالک ہیں۔ اب ان میں سے اگر ہم ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لیں۔ تو مثلاً روس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو دنیوی عقل عطا کی۔ اور اس کو یہ توفیق عطا کی کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کر کے

دنیوی ترقیات کے میدان میں

بہت بلند مقام حاصل کرلے۔ جو اس نے حاصل کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑی کثرت کے ساتھ مادی اسباب دیئے۔ اور اس وقت وہ دنیا کی دیگر بڑی اقوام میں سے چوٹی کی ایک قوم سمجھی جاتی ہے بلکہ وہ اتنی زبردست ہے کہ جب وہ غراتے تو تمام بنی نوع انسان کے دل دہل جاتے ہیں اس شخص کے دل سے بھی زیادہ جو جنگل میں جا رہا ہو اور اچانک اسے شیر کے غرانے کی آواز آئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اسے دین کی آنکھ عطا نہیں کی۔ وہ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے نام کا مذاق اڑاتی ہے بلکہ وہ یہ دعوے کرتی ہے کہ وہ تمام دنیا سے خدا تعالیٰ کے نام کو ایک دن مٹا دیں گے۔ پھر اس کے ساتھ ہی وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کوئی شخص اس کے

ملک میں جائے اور خدائے واحد سے انہیں متعارف کرائے۔ حقیقتاً یہ اجازت نہ دینا بھی

اللہ تعالیٰ کی ذات کا ایک ثبوت ہے

اگر واقعی خدا نہ ہوتا تو انہیں کس بات کا ڈر تھا۔ وہ ہر ایک کو کہتے یہاں آؤ اور جو دلیلیں تمہارے پاس ہیں۔ وہ ہمیں سناؤ ہمیں ان دلیلوں کے سننے میں کوئی عذر نہیں ہوگا کیونکہ ان کے زعم میں خدا تعالیٰ کے نہ ہونے کے جو دلائل ان کے پاس ہیں وہ ان دلائل سے کہیں زیادہ وزن رکھتے ہیں جو ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے دیئے جا سکتے ہیں۔ بہرحال وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی شخص وہاں جا کر خدائے واحد و یگانہ کی تبلیغ کرے۔

اسلام کی اشاعت کیلئے

کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے جلال اور اس کی کبریائی کو اس ملک کے باشندوں کے دلوں میں بٹھانے کے لئے سعی کرے اور ہمارا یہ دعوے ہے کہ ہم نے اس ملک کو بھی حلقہ بگوش اسلام کرنا ہے۔

پھر چین کو لو۔

چین کتنا بڑا ملک ہے

زمین کے پھیلاؤ کے لحاظ سے بھی اور آبادی کے لحاظ سے بھی اس کی آبادی قریباً ستر اسی کروڑ کی ہے۔ اس کے رہنے والے بھی کمیونسٹ ہو گئے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کے خلاف ہو گئے ہیں۔ ابلیس نے تو اللہ

تعالیٰ کی ذات کا انکار نہیں کیا تھا۔ اس نے صرف اباء و استکبار سے کام لیا تھا اس نے خدا تعالیٰ کے وجود کو مانتے ہوئے اس سے یہ درخواست کی تھی کہ مجھے اس بات کی اجازت دی جائے کہ میں تیرے بندوں کو تا قیامت تک گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں۔ مجھے اس بات سے زبردستی نہ روکا جائے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب کا نظام انسان کے لئے قائم کرنا تھا اس لئے اس نے اجازت دے دی اور کہا ٹھیک ہے ہم چاہتے ہیں کہ انسان آزادانہ طور پر

ہمارا عرفان حاصل کرے

ہم سے تعلق پیدا کرے اس لئے تم سے جو ہو سکتا ہے کرو لیکن جو میرے مخلص بندے ہوں گے ان پر تمہارا کوئی اثر نہیں ہوگا غرض شیطان نے خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہیں کیا تھا۔ لیکن یہ قومیں خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی انکار کر رہی ہیں۔

پھر مادی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ ترقی کرتے چلے جائیں اور مادی سامان اس قدر اکٹھے کریں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہ کر سکے انہوں نے ان مادی سامانوں کے مہیا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق کوششیں کیں اور اس قانون کے مطابق ان کی یہ کوششیں بارآور ہوئیں۔ گو اس کا جو نتیجہ انہوں نے نکالا وہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں کیونکہ بجائے اس کے کہ وہ شکر اور حمد کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے۔ انہوں نے اس کے وجود سے بھی انکار کر دیا۔

پس یہ ملک (یعنی چین) بھی بڑا وسیع ہے۔ بڑا طاقتور ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے

وجود سے منکر ہے تو ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے رہنے والوں کو مسلمان بنائیں گے تا وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں۔ پھر انگلستان ہے امریکہ ہے۔ ان کے رہنے والوں کی بڑی اکثریت اگرچہ زبان سے خدا تعالیٰ کے وجود کا اقرار کرتی ہے لیکن ساتھ ہی وہ

ایک اور لعنت میں گرفتار ہے

اس نے انسان کے ایک بچے کو خدا تسلیم کر لیا ہے اور وہ نہیں سمجھتی کہ وہ ہستی جو ایک عورت کے پیٹ میں ۹ ماہ کے قریب نہایت گندے ماحول میں پرورش پاتی رہی ہو اس کو انسانی عقل خدا کیسے تسلیم کر سکتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دینی لحاظ سے بالکل اندھے ہیں۔ کوئی معقول دلیل ان کے دماغ میں نہیں۔ بہرحال انہوں نے ایک انسان کی جس کو وہ خدا کے لیسوع مسیح کہتے ہیں پرستش شروع کی اور اس سے اتنی محبت اور پیار کیا کہ اپنی تمام دنیوی طاقتیں اس گمراہ عقیدہ کے پھیلانے میں خرچ کر دیں۔ اور وہ جوان کا حقیقی رب تھا۔ اور وہ جو ان کا سچا نجات دہندہ تھا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ان کی طرف وہ متوجہ نہ ہوئے۔ اُنہوں نے اپنی تمام طاقت، اپنا سارا زور اپنے تمام حیلے اور ہر قسم کا دجل خدا تعالیٰ کی اس سچی تعلیم اور صداقت کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا جو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اور یہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت

سے قبل بہت حد تک وہ اس میں کامیاب بھی ہوئے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو دلائل حقہ دیئے معجزات اور روشن نشانات بھی عطا فرمائے تو اس وقت ان کی ترقی دجل کے میدان میں کافی حد تک رک گئی ابھی بہت سا کام کرنے والا باقی ہے۔ غرض ہمارا دعوےٰ ہے اور اپنے رب سے ہمارا عہد ہے کہ ہم ایک دن ان تمام اقوام کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار کر کے چھوڑیں گے۔

پھر افریقہ کے ممالک ہیں

اور دوسری کئی اور آبادیاں ہیں جو "بد مذہب" کہلانے کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ ان کے ہاتھ میں کوئی محرف شدہ الٰہی کتاب بھی نہیں۔ ہاں اُن کے پاس کچھ روایات ہیں جو بڑی پُرانی ہیں۔ کچھ توہمات ہیں کچھ ڈھکوسلے ہیں جن کو انہوں نے "مذہب" کا نام دے رکھا ہے بہرحال وہ ایک قسم کا مذہب رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم انہیں لامذہب نہیں کہہ سکتے اور نہ صحیح طور پر ان کے مذہب کو مذہب کہہ سکتے ہیں۔ ان کے مذہب کو بگڑے ہوئے مذہب کا نام بھی نہیں دیا جا سکتا البتہ یہ لفظ ان کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہ "بد مذہب" ہے یہ لوگ ایسا رسومات میں اور اپنے توہمات میں اس قدر مست ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا نام سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ ان کی ان عادات کو چھڑانا اور بد رسومات سے انہیں بچانا آسان کام نہیں ہم اپنی جماعت میں بھی دیکھتے ہیں کہ بعض خاندان جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں وہ کچھ بد رسوم بھی اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔ اور ہمارے لئے ایک مسئلہ بن جاتے ہیں۔ ہمیں انہیں ان بد رسوم سے ہٹانے کے لئے بڑا زور لگانا پڑتا ہے۔ لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم ان اقوام میں بھی اسلام کی تبلیغ کریں گے اور کامیاب تبلیغ کر کے انہیں اس نور سے متعارف کرائیں گے جو خدا تعالیٰ کا حقیقی نور ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آئینہ میں عکسی رنگ میں چمکا ہے۔

غرض

کتنا بڑا دعویٰ ہے

جو ہم کرتے ہیں اور کتنا مشکل کام ہے جو ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور جب ہم اپنے اس دعوے اور کام پر اس تفصیل کے ساتھ غور کرتے ہیں۔ جس کی طرف میں نے مختصراً اشارہ کیا ہے۔ تو دل بیٹھنے لگتا ہے اور عقل حیران ہو جاتی ہے کہ یہ کام پورا ہوگا تو کس طرح ہوگا؟ اس کے لئے ہمیں پھر اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں اس کے کلام کو ہی دیکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس معاملہ میں جب میں نے غور کیا تو اس مشکل کا حل مجھے سورہ بقرہ کی اس آیت میں نظر آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

(بقرہ ع ۱۹)

یعنی اے میرے مومن بندو! جو

اس بات پر ایمان رکھتے ہو

کہ میں خدائے قادر و توانا ہوں اور تمام صفاتِ حسنہ کے ساتھ اپنی تمام قدرتوں کے ساتھ اور اپنے جلال کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ اور زندہ رکھنے والا حی و قیوم خدا ہوں جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا کی تمام اقوام کے لئے اور قیامت تک ہر زمانہ کے لئے نجات دہندہ کی شکل میں بھیجے گئے ہیں۔ جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ قرآن کریم انسان کے تمام دینی اور دنیوی مسائل کو حل کرتا ہے جو اس بات پر ایمان لاتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی مبعوث فرمایا ہے۔ جو ایمان لاتے ہو کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث کئے گئے ہیں اس مقصد میں آپ اور آپ کی جماعت ضرور کامیاب ہوگی

تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں

بے شک مشکل بڑی ہے اور کام اس نوعیت کا ہے کہ عقل انسانی بظاہر یہ فیصلہ نہیں دے سکتی کہ اس میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی لیکن خدا تعالیٰ کا جو وعدہ ہے وہ پورا ہوگا۔ اس لئے ہم تمہیں ہدایت دیتے ہیں کہ جس وقت یہ دیوار تمہارے سامنے آ جائے اور تم کو محسوس ہونے لگے کہ آگے بڑھنے کا راستہ مسدود ہو گیا ہے اور ان اقوام کے دلوں کو فتح کرنا بظاہر ناممکن ہے یاد رکھو کہ اس وقت صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ میری مدد اور نصرت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

صبر کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ انسان استقلال کے ساتھ بُرائیوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہے یعنی اُسے اپنے نفس پر اتنا قابو ہو کہ وہ کبھی بے قابو ہو کر گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔

دوسرے معنے یہ ہیں

کہ انسان نیکی پر ثابت قدم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کا کوئی وسوسہ اور دنیا کا کوئی دجل صدق کے مقام سے مومن کا قدم پرے نہ ہٹا سکے۔ اور صبر کے تیسرے معنے یہ ہیں کہ جب کوئی نازک وقت اور مشکل پیش آئے اور دل میں شکوہ پیدا ہو تو وہ اسے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔

إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ

(یوسف ع ۱۰)

یعنی اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہاری امداد اور نصرت کے سامان پیدا کرے گا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ ہم نے تمہیں مادی سامان بہت کم دیئے ہیں لیکن جتنا بھی تمہیں ملا ہے۔ مال کے لحاظ سے، طاقت کے لحاظ سے، وقت کے لحاظ سے، عزت کے لحاظ سے (کروڑوں نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں) جو کچھ بھی ہماری نعماء سے تمہیں ملا ہے۔ اگر تم اس کا صحیح استعمال کرو۔ اور

قربانی کے ان تقاضوں کو پورا کرو

جو تم پر عائد ہوتے ہیں اور کبھی نگاہ میری ذات سے ہٹا کر کسی اور کی طرف نہ لے جاؤ بلکہ اپنی کمزوری ناتوانی بے بضاعتی اور بے بسی کا رونا صرف میرے سامنے ہی روؤ۔ اور خوشی کے ساتھ نیکیوں پر قائم ہو جاؤ اور جو تدابیر بھی تم کر سکتے ہو۔ ان تدابیر کو اپنے کمال تک پہنچاؤ تو میں تمہاری مدد اور نصرت کے سامان کر دوں گا۔

پھر صلوٰۃ ہے اس کے معنے تو اس نماز کے ہیں جو ہم پنجوقتہ ادا کرتے ہیں۔ پھر کچھ سنتیں ہیں۔ کچھ نوافل ہیں (جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ نوافل بھی ادا کرتے ہیں) یہ سارے معنے صلوٰۃ کے لفظ میں آ جاتے ہیں۔ پس صلوٰۃ کے ایک معنے اس خاص عبادت کے ہیں جو اسلام میں ایک مسلمان کے لئے لازم کی گئی ہے۔ پھر

صلوٰۃ کے ایک معنے

رحمت کے ہیں اور ان معنوں میں یہ لفظ خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے "صلی اللہ" کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے۔ ہمارے کاموں میں برکت ڈالے۔ ہم پر احسان کرے اور ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ استغفار کے معنے بھی صلوٰۃ کے اندر آ جاتے ہیں) پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ایک طرف اپنی تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچاؤ۔ اور جو کچھ تم کر سکتے ہو وہ کر گزرو اور پھر ہمارے پاس آ جاؤ۔ اور کہو اے خدا! جو کچھ تو نے ہمیں دیا تھا وہ ہم نے تیری راہ میں قربان کر دیا ہے۔ مگر وہ اتنا کم ہے کہ دنیا کی طاقتوں کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

[illegible]

ہم اگر اپنا سارا مال بھی تیری راہ میں قربان کر دیں تو بھی ہم امریکہ کی دولت کا مقابلہ نہیں کر سکتے اگر ہم میں سے ہر ایک احمدی زرہ لنگوٹا کس لے اور لڑنے کو تیار ہو جائے اور اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے تب بھی ہم روس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

پس

خدا تعالیٰ نصیحت فرماتا ہے

کریں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ جتنی دولت روس کے پاس ہے اتنی دولت تم میری راہ میں خرچ کرو۔ اور نہ میرا تم سے یہ مطالبہ ہے کہ جتنی دولت امریکہ اور انگلستان کے پاس ہے یا جتنی دولت دوسرے ممالک کے پاس ہے اتنی ہی تم میری راہ میں خرچ کرو۔ میں تم سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جتنا کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اُسے میری راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ جب امام وقت کی آواز آئے تو تم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہو۔ اور جب تم یہ سب کچھ کر گذرو تو میرے پاس آؤ اور کہو ہم نے تیرے ارشاد کے ماتحت جو کچھ بھی ہمارے پاس تھا تیری راہ میں قربان کر دیا ہے یا قربان کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہماری یہ قربانیاں ان طاقتوں کے ساتھ تو ٹکرا نہیں لے سکتیں جن کو تو نے دنیا میں قائم رہنے کی اجازت دی ہے۔ تو اے ہمارے رب! ہم جو کچھ کر سکتے تھے وہ کر دیا ہے۔ ہم انسان ہیں ہم میں کمزوریاں بھی ہیں ہم سے خطائیں بھی سرزد ہوتی ہیں اس لئے ہم تیرے پاس آئے ہیں۔ ہم

تیری مغفرت کی چادر

کے متلاشی ہیں۔ تو ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے ہم چاہتے ہیں کہ تو ہم پر احسان کرتے ہوئے ہمیں اپنی رحمت سے نوازے ہمارے کاموں میں برکت دے اور ہمیں محض اپنے فضل سے اس مقصد میں کامیابی عطا کرے جس کے لئے تو نے جماعت کو قائم کیا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم یہ دو باتیں کر لو گے یعنی ایک طرف صبر اور تدبیر کو انتہا تک پہنچا دو گے اور پھر صرف مجھ پر بھروسہ کرو گے اور اپنے نفس کو کلیۃً میری راہ میں فنا کر کے کامل توحید پر قائم ہو جاؤ گے تو یہ یاد رکھو کہ

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

میں تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اُتروں گا اور جب میں آسمان سے اپنی تمام صفاتِ حسنہ کے ساتھ اپنی عظمت اور کبریائی کے ساتھ اور اپنے حسن اور جلال کے تمام جلوؤں کے ساتھ تمہاری مدد کے لئے نازل ہوں گا تو اس وقت نہ روس کی طاقت تمہارا مقابلہ کر سکے گی اور نہ ہی تمہارے سامنے چین کی کوئی حیثیت رہے گی۔ امریکہ اور انگلستان کا غرور بھی توڑ دیا جائے گا۔ اور یہ وعدہ پورا ہو گا کہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ اور تمام اقوام عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔

لیکن ہمیں بہر حال یہی ارادہ اور نیت رکھنی چاہیئے اور دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے صبر اور صلوٰۃ کی جو تعلیم دیتا ہے ہمیں اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

آج جمعہ ہے اور شوریٰ بھی شروع ہو رہی ہے اس لئے میں دوستوں سے درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نمائندگان مجلس مشاورت کو

صحیح فکر اور تدبر کی توفیق

عطا فرمائے تا وہ صحیح نتائج پر پہنچیں اور شوریٰ میں ایسی تجاویز ایسے پاس ہوں جن سے اسلام کو قوت ملے اور جن کے نتیجہ میں لوگوں میں اللہ تعالےٰ کا عرفان بڑھنے لگے اور ہمارا قدم

کامیابی کی راہ پر

آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اور ہر قسم کی توفیق دینا اللہ تعالےٰ ہی کے قبضہ میں ہے۔

(الفضل مورخہ ۱۵ ارجون ۱۹۶۲ء)

قادیان میں ایک نکاح کی تقریب

قادیان ۱۷ ارجون۔ آج بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں محترمہ فہمیدہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب عرفانی ساکن حال وارنگل آندھرا کے نکاح کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ نکاح مکرم ڈاکٹر سید سہیل احمد صاحب ابن مکرم سید شمس الدین احمد صاحب اورین (بہار) کے ساتھ بتقرر پندرہ ہزار روپیہ حق مہر قرار پایا تھا۔ ڈاکٹر سید سہیل احمد صاحب ان دنوں میں ولایت میں ہیں۔

خطبہ نکاح میں مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ یہ نکاح دو ایسے خاندان کے درمیان تعلق کی بنیاد بن رہا ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بہت پرانے مخلص اور خدمت سلسلہ کرنے والے خاندان ہیں۔ لڑکی کے دادا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کا آپ نے خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عرفانی صاحب مرحوم ان خوش قسمت پرانے صحابہ میں سے ایک تھے جنہیں ایک لمبے عرصہ تک امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت میں رہنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ اور پھر سلسلہ کی عظیم الشان خدمات بجالانے کی توفیق بھی۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عرفانی صاحبؓ ایسے بلند پایہ صحابی تھے کہ وہ سفر و حضر اور سیر کے اوقات میں حضور کے ساتھ رہتے تھے اور حضور کے ملفوظات کو اس تواتر اور خوبی کے ساتھ قلمبند کرتے تھے کہ حیرت آتی ہے۔

وہ سیر کے وقت حضور کی ہمراہی میں چلتے چلتے حضور کے فرمودات کو قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ اور پھر اپنے اخبار میں شائع کر دیا کرتے تھے۔ اور یہ اتنی عظیم الشان خدمت تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عرفانی صاحبؓ کے اخبار الحکم اور البدر کو اپنے بازو قرار دیا تھا۔ یہ اتنا بڑا سرٹیفکیٹ ہے کہ اس پر حضرت عرفانی صاحبؓ کے خاندان اور آئندہ نسلوں کو بجا طور پر فخر ہونا چاہیئے۔

اسی سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا بھی ذکر فرمایا۔ جنہوں نے اسی زمانہ میں البدر کے ذریعہ سے سلسلہ کی عظیم خدمات انجام دیں۔

دوسری طرف لڑکے کے خاندان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ خاندان بھی بہت پرانا اور مخلص خاندان ہے۔ محترم سید وزارت حسین صاحب سکنہ اورین ہو بفضل تعالےٰ اورین میں موجود ہیں۔ اور ان کے بھائی حضرت سید ارادت حسین صاحب جو محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کے والد تھے۔ یہ دونوں صحابی تھے لڑکا انہی بزرگان کے بھائی کا پوتا ہے۔ گویا نکاح کا یہ تعلق مخلص صحابیوں کے دو خاندانوں کے درمیان ہو رہا ہے۔

خطبہ نکاح کے بعد آپ نے نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائی (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ مرکرہ کی طرف سے جلسہ یوم خلافت

مورخہ ۳۰ ⁄ ۶۲ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ مرکرہ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد جناب بی۔ اے۔ اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بابت قدرت ثانیہ پڑھ کر سنائی۔ پھر مکرم عبید اللہ صاحب نے خلافت کے اغراض و مقاصد کے عنوان سے کنڑا زبان میں تقریر کی۔ بعدہٗ ایم محمد جی۔ کے فخر الدین صاحب نے برکات خلافت پر ملیالم زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزان K.P محمد شریف K.P عبد الجلیل اور K.S بشیر احمد نے مختلف موضوعات پر مختصر تقاریر کیں۔ آخر پر خاکسار نے مسئلہ خلافت پر قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں خلافت راشدہ سے لے کر اب تک روشنی ڈالی۔ اور اپنی تقریر میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تقریر خلافت حقہ اسلامیہ کے اہم اہم۔ چیدہ چیدہ اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

بعد اجتماعی دعا جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار

ایم۔ عبد السلام مبلغ سلسلہ احمدیہ مرکرہ
میسور سٹیٹ

انوارِ محمدیہ کی ایک جھلک

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

انسان میں تصوّر کی قوت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جب چاہے اور جس کا بھی چاہے آپ تصور کر سکتے ہیں۔ گو آپ نے کسی چیز کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ مگر اس کے بارے میں پڑھ کر اس علم کے تانے بانے سے ایک خاکہ تو بنا ہی سکتے ہیں۔ آیئے آج ہم اسی عالم تصوّر میں ۱۲ ربیع الاوّل کو دیکھیں جب مکہ کی مقدس سرزمین میں حضرت آمنہ کے بطن سے آفتابِ رسالت کا طلوع ایک یتیم کی صورت میں ہوا۔ اس یتیم نے ابھی پوری طرح ہوش بھی نہیں سنبھالا تھا کہ اس کی ماں بھی اُسے تنہا چھوڑ کر خدا کو پیاری ہو جاتی ہے۔ سوچیئے تو سہی اس یتیم کے دل پر کیا گزرتی ہو گی۔ اس کے کیا جذبات ہوں گے اور کیا امنگیں ہوں گی۔ لیکن دنیوی سہارا دل سے بے نیاز شفقتِ پدری اور ماں کی مامتا سے محروم وہ یتیم پروان چڑھتا رہا۔ جوانی کی طرف قدم بڑھایا تو بھی اس یتیم میں انتہائی متانت و سنجیدگی تھی۔ رکھ رکھاؤ میں وقار تھا۔ خوش خلقی اور ہر کسی کی ہمدردی اور عمدہ اخلاق اس کی فطرتِ ثانیہ بن چکے تھے۔ اہلِ مکہ میں وہ یتیم امین اور صادق کے لقب سے مشہور تھا۔ ہاں یہ میرے پیارے آقا خدا کے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اس عالمِ شباب میں بھی ہمارے پیارے آقا کا کوئی محبوب مشغلہ تھا تو وہ صرف عبادتِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی تھا۔ اسی لئے مکہ والے کہا کرتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ۔ یعنی محمدؐ تو اپنے رب پر عاشق ہو گئے ہیں۔ ایک طرف اس وقت کا تمدن اور معاشرہ ایسا تھا کہ شراب نوشی کے ساتھ اپنے معاشقے کی داستانیں اور زناکاری کے واقعات بیان کرنا فخر و مباہات سمجھا جاتا تھا لیکن آپؐ اس روش کے بالکل خلاف آستانہ الٰہی پر جھکے رہتے آخر کار رحمتِ الٰہی نے آپؐ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کر دیا۔ اور خاتم النبیین کے مرتبہ سے نوازا۔

ذرا غور تو کیجئے تن تنہا۔ ایک یتیم و بیکس انسان کا جس کے پاس نہ مال و دولت ہے۔ نہ جاہ و حشمت نہ کوئی جتھہ ہے اور نہ ہی ہم خیالوں کی کوئی جماعت اس کے ساتھ ہے تمام ملک بلکہ تمام دنیا کے عقائد و خیالات سے تحریف خصوصاً جبکہ آپؐ ظالموں اور جابروں سے گھرے ہوئے تھے بڑا صبر آزما اور انتہائی مشکل کام تھا۔ لیکن تمام رو کوں اور مشکلات کے باوجود آپؐ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ تاریخِ عالم بے شک ایسے ہزاروں لوگ پیش کر سکتی ہے جنہوں نے معمولی حالات سے ترقی کر کے دنیوی لحاظ سے انتہائی عروج حاصل کیا مگر کیا ایسا شخص بھی کوئی پیش کیا جا سکتا ہے جس نے بے سرو سامانی کے عالم میں اپنے اشد ترین مخالفوں کے قلوب کو فتح کیا ہو؟ ان کے عادات و اطوار اور تمدن و معاشرت کو اپنے منشاء کے مطابق تبدیل کر دیا ہو؟ ان کی سیاست کو اپنے پاک اصولوں پر قائم کر دیا ہو؟ کیا تاریخِ عالم ایسی کوئی مثال پیش کر سکتی ہے کہ ایک شخص کے جانی دشمن، صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے اس کے جاں نثار بن گئے ہوں؟ اور جاں نثار بھی ایسے جو آپؐ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہا دینا موجبِ سعادت سمجھتے ہوں؟ عام انسانوں کی بات چھوڑیئے دوسرے کسی نبی کو بھی وہ کامیابی نصیب نہ ہوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی۔ جب ہم اس رنگ میں غور کرتے ہیں تو بے اختیار ہماری زبان کہہ اُٹھتی ہے سہ

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حق کے پھیلانے اور اپنے مشن کی تکمیل کے لئے خوفناک آلام و مصائب اور ظلم و ستم کو بڑی پامردی سے برداشت کیا۔ آپؐ کو دُھن تھی تو صرف اور صرف یہی کہ انسان آستانۂ الوہیت پر گر جائیں آپؐ کی اس تڑپ کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ کہ اے محمدؐ! شاید تو اسی غم میں گھُل گھُل کر اپنی جان دیدے گا کہ یہ لوگ خدا پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔

ایک وہ زمانہ تھا جب مشرکین نے آپؐ کو اپنے مشن سے ہٹانے کے لئے یہ پیشکش کی تھی کہ دنیوی جاہ و حشمت اور حظِ نفسانی کے جملہ لوازمات ہم تمہیں مہیا کر دیں گے تم اپنا یہ کام چھوڑ دو۔ لیکن آپؐ نے فرمایا اگر میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند بھی لاکر رکھ دو گے تب بھی میں اپنے مشن کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اور دوسرا دَور وہ آیا جب خدا نے مشرکین کی پیشکش سے بڑھ چڑھ کر آپؐ کو ہر قسم کی عزت عطا فرمائی مگر آپؐ نے ان اموال کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا۔ سادگی اور سادہ زندگی کا یہ عالم کہ کئی کئی ماہ آپؐ کے گھر میں آگ نہ جلتی۔ نرم چپاتی کبھی آپؐ نے نہیں کھائی۔ کپڑا بھی پہنا تو موٹا۔ بستر تھا تو وہ بھی بجائے ریشمی گدوں کے چمڑے کا بنا ہوا جس کے اندر گھاس پھوس بھری ہوئی تھی۔

بادشاہت میں بھی فقیری کو آپؐ نے ترجیح دی اور اس کے ساتھ عبادات کا یہ عالم تھا کہ رات کے وقت اتنی لمبی نماز پڑھا کرتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ حضور آپ کا تو اتنا بلند مرتبہ ہے پھر یہ ریاضت کیوں؟ آپ نے جواب دیا کہ جب خدا نے مجھ پر اتنا فضل کیا ہے تو کیا میرا فرض نہیں کہ میں بھی اس کا شکر گزار بندہ بن جاؤں۔ اس اعتبار سے آپؐ کی ساری زندگی مرقع تھی اس آیت کا

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

یعنی میری عبادات و قربانیاں میری زندگی و موت سب کی سب خدا ئے رب العالمین کے لئے ہیں۔

شجاعت و جوانمردی میں آپؐ طاق ہیں کہ ہر جنگ میں آپؐ ہی کمان کر رہے ہیں۔ صبر و استقلال میں ایک مضبوط چٹان۔ اور عفو و درگزر میں بے نظیر کہ اپنے خوفناک ترین دشمنوں کو باوجود ان پر پورا غلبہ اور قابو حاصل کر لینے کے یہ کہہ کر معاف فرما دیا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اِذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ۔ کیا تاریخِ عالم ایسی مثال پیش کر سکتی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں اور کیوں نہ ایسا ہو جبکہ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو رحمت کے لئے مبعوث فرمایا تھا جیسا کہ فرماتا ہے

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

کہ ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بناکر بھیجا ہے۔ آپ رحمت تھے آسمان کے لئے کہ اجرامِ فلکی کو آیات اللہ قرار دیا۔ آپؐ رحمت تھے فرشتوں کے لئے کہ ان کا صحیح تصوّر دنیا میں قائم فرمایا آپؐ رحمت تھے زمانہ کے لئے کہ اس کو بھی خدائی صفات کا مظہر قرار دیا۔ آپؐ رحمت تھے زمین کے لئے، انسانیت اور نسلِ انسانی کے لئے، گزشتہ انبیاء و کتب کے لئے۔ الغرض جس طرف سے بھی دیکھو آپ کا وجود سراپا رحمت تھا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے سہ

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حسنِ سلوک کرنے، ہمدردی و غمخواری کرنے اور عزت و احترام کرنے میں آپؐ نے اپنوں اور بیگانوں میں کوئی امتیاز نہیں کیا۔ بے مثال انسانی مساوات کا سبق دیا۔ اور رواداری کی بے نظیر تعلیم پیش کی کہ ہر قوم میں نبی آئے ہیں اور ان سب کا احترام واجب ہے۔ وسعتِ قلبی کا یہ عالم کہ نجران کے عیسائیوں کو اپنی مقدس مسجد میں گرجا کرنے کی اجازت دیدی۔ بھلا بتلایئے ایسا اُسوہ بھی کسی نے پیش کیا ہے۔ الغرض کس کس پہلو کو بیان کیا جائے۔ ہمارے قلم آپؐ کی زندگی کی جھلکیاں تو پیش کر سکتے ہیں لیکن کامل مناقب بیان کرنے سے عاجز ہیں۔

بلاشبہ آپؐ انسانِ کامل اور نبی کامل تھے اسی لئے حق تعالےٰ نے فرمایا۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔ فلاح دارین چاہتے ہو تو اُسوۂ محمدیہ اپناؤ۔ اُس کے اخلاق میں رنگین ہو جاؤ سہ

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اور یاد رکھو تمہیں خدا کا قرب نہیں حاصل ہو سکتا تم خدا کی محبت کو جذب نہیں کر سکتے جب تک کہ تم حقیقی رنگ میں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرو۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا گیا تھا کہ آنحضرتؐ کے اخلاق کیا تھے تو انہوں نے نہایت ہی جامع جواب دیا تھا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ قرآن پڑھ لو جو کچھ اس میں ہے وہ سب آپؐ کے اخلاق ہیں۔

پس آج کے اس مادی اور ماستانی دور میں اگر انسان حقیقی رنگ میں صلح و آشتی امن و سلامتی اور اتحاد و یکجہتی قائم کرنا چاہتا ہے تو اسے حضرت نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و تعلیمات کو اختیار کئے بنا کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ ایسا کامل نمونہ دنیا کے کسی اور ہادی و مصلح کی زندگی میں نہیں مل سکتا۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

بدر آپ کا قومی آرگن ہے
اس کی اعانت آپ کا فرضِ منصبی
ہے

جماعت احمدیہ کی تحریکات

تحریک شدھی و تحریک جدید ۔ تقریر جلسہ سالانہ قادیان بابت ۱۹۶۵ء

(۲)

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن دہلی

تحریک جدید حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظام وصیت کی بنیاد رکھ کر ہم سے جدا ہو گئے۔ اگرچہ حضور کے زمانہ میں بھی آپ کی سخت مخالفت ہوئی لیکن حضور کی وفات کے چند سال بعد ایک منظم مخالفت جماعت احمدیہ کی شروع ہوئی۔ اور یہ مخالفت ۱۹۳۴ء میں پورے عروج پر پہنچ گئی۔ اور اس تحریک کے حامیوں نے یہ بھی دعا کیا کہ اب ہم سب مل کر پوری تنظیم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر آئے ہیں اور اب ہم اس جماعت کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ یہ تحریک احرار کی تحریک کے نام سے مشہور ہے۔

اس نازک موقع پر جماعت احمدیہ کے قائد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے القائے الٰہی کے مطابق نظام وصیت کی اہمیت بیان فرمائی اور اس نظام کو تحریک جدید کے نام سے پیش فرمایا۔ اور جماعت کے سامنے ۱۹ مطالبات رکھے۔ اور فرمایا کہ دشمن اس وقت ہمیں کچلنے کے درپے ہے لیکن آؤ ہم یہ عزم کریں کہ اب ہم تبلیغ اسلام کے کام کو مزید وسعت دیں گے اور حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام اکناف عالم میں پھیلا کر دم لیں گے۔

۱۹۳۴ء میں احرار نے ایک کانفرنس قادیان کے قریب منعقد کی۔ جس میں شرکت کے لئے عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے لیڈران احرار بھی پہنچے۔ اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ احرار کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا مقابلہ جماعت احمدیہ کے بس میں نہیں۔ بلکہ عطاء اللہ بخاری نے تو یہاں تک کہا کہ جب میں نے قادیان کے ریلوے سٹیشن پر قدم رکھا تو میاں محمود (خلیفۃ المسیح الثانی رض) پر گھبراہٹ طاری ہو گئی اور وہ قصر خلافت میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگے کہ اب کیا ہو گا لیکن احمدیت کے اس قائد نے انہی دنوں جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:۔

" باوجودیکہ ہم تشدد نہ کریں گے اور نہ سول نافرمانی باوجودیکہ ہم گورنمنٹ کے قانون کا احترام کریں گے باوجود اس کے ہم ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کریں گے جو احمدیت نے ہم پر عائد کی ہیں اور باوجود اس کے ان تمام فرائض کو پورا کریں گے جو خدا اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کئے ہیں پھر بھی ہماری سکیم کامیاب ہو کر رہے گی۔ کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزرتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا

بہر حال جماعت احمدیہ جلد یا بدیر اس معاملہ میں غالب ہو کر رہے گی اور اپنی صداقت دنیا سے منوا کر رہے گی۔

(الفضل ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء)

پھر ایک دفعہ فرمایا:۔

" اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس فتنہ کے نتائج جماعت کے لئے بہت زیادہ کامیابی اور ترقیات کا موجب ہوں گے۔"

(الفضل ۷ار فروری ۱۹۳۵ء)

پھر ۱۹۳۵ء میں آپ نے مسجد اقصیٰ میں ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

" خدا مجھے اور میری جماعت کو فتح دے گا۔ کیونکہ خدا نے جس راستہ پر مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے جو تعلیم مجھے دی ہے وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔"

(الفضل ۳۰ر مئی ۱۹۳۵ء)

اس وقت پنجاب کی انگریزی حکومت نے بھی احرار کا ساتھ دیا۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رض کے نام پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء دفعہ ۳ (۱) ہ کے ماتحت ایک سراسر ناجائز اور مخالفانہ حکم جاری کیا گیا۔ حالانکہ یہ ایکٹ سول نافرمانی اور حکومت کو تہ و بالا کرنے والی تحریکات کے بارے میں بنایا گیا تھا۔ جب مسجد اقصیٰ میں اس نوٹس کی بابت امام جماعت احمدیہ نے اظہار فرمایا تو ہزاروں لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ اور احمدیوں نے خدا کے سامنے مظلومیت کا اظہار کیا۔

احباب جانتے ہیں کہ اس آہ و زاری کا نتیجہ نکلا احرار کے پاؤں کے نیچے سے تو زمین نکل ہی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے شہید گنج کی مسجد کے ذریعہ ان کی تباہی کے سامان کئے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے انگریز حکومت کو بھی نہ چھوڑا اور اسے بھی اپنے کئے کا خمیازہ جنگ عظیم ثانی کی صورت میں بھگتنا پڑا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے اگست ۱۹۴۷ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

" جب وقت میں نے تحریک جدید شروع کی تھی اس وقت میں نے بتایا تھا۔ کیونکہ حکومت کے متعلق افسروں نے ہم پر ظلم کئے ہیں اس لئے ان کو ضرور اس ظلم کی سزا دی گئی اور میں نے بیان کیا تھا کہ ہمارے پاس تو ایسے سامان نہیں کہ ہم ان کو سزا دے سکیں لیکن خدا کے پاس ہر قسم کے سامان ہیں وہ ضرور ان کو ان کے ظلم کی سزا دے گا۔ یہ بات میرے ۱۹۳۴ء اور اس کے بعد کے خطبات میں موجود ہے جس کے ماتحت انگریزوں کا جنگ میں حصہ لینا مقدر تھا۔ میں نے قبل از وقت کہہ دیا تھا کہ گو آخر میں فتح انگریزوں کے لئے مقدر ہے مگر حکومت کی طرف سے ہمارے ساتھ انصاف کرنے میں جو کوتاہیاں ہیں ان کی سزا ان کو ضرور ملے گی۔ چنانچہ جنگ میں بیشک ان کو فتح تو ہو جائے گی لیکن ان کے لاکھوں آدمی مارے گئے ہیں اور کروڑوں کروڑ روپیہ خرچ ہو گیا ہے بیشک انگریزوں کو فتح حاصل ہو جائے گی مگر مالی لحاظ سے وہ کچلے جائیں گے۔ اور ان کے لئے جنگ کے بعد سر اٹھانا مشکل ہو گا۔ دراصل جنگ کے بعد مالی لحاظ سے انگریز امریکنوں کے ہاتھ میں ہیں اور ان کی حالت اقتصادی طور پر جنگ کے بعد چند سالوں تک امریکہ کے مقابل ایک ماتحت کی سی رہ جائے گی۔" (الفضل ۲۹ر اگست ۱۹۴۴ء)

چنانچہ جنگ کے بھاری اخراجات ملکی عمارتوں کی قیامت خیز تباہی اور بے شمار نفوس کی اموات نے برطانیہ کا کچومر نکال ہی دیا تھا لیکن جنگ کے خاتمہ کے بعد بے حد اقتصادی باران پر پڑا۔ اور بالآخر اس عظیم الشان جنگ کی لرزہ خیز تباہیوں کے بعد سرزمین ہند کو بھی انہیں ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑا۔ اور اس طرح جہاں ایک طرف احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی وہاں فی الحقیقت انگریزی حکومت کے پاؤں کے نیچے سے بھی زمین نکل گئی۔

تحریک جدید کی سکیم احرار اور انگریزی حکومت کے پیدا کردہ مخالف ماحول اور اخلاقی اور روحانی مقابلہ کے لئے حضور پر القاء ہوئی۔ یہ سکیم الوصیت کا ہی ضمیمہ ہے جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے جماعت کے سامنے ۱۹ مطالبات رکھے ہیں۔ جماعت کے تنظیمی۔ تربیتی۔ تعلیمی و تبلیغی مفاد کے پیش نظر ہر مطالبہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حضور کی اس سکیم کے مطابق دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا اہم فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس سکیم میں اتنی برکت عطا فرمائی ہے کہ جہاں ۱۹۳۴ء سے قبل بیرون ہند جماعت احمدیہ کے صرف چند مشن تھے وہاں اب تحریک جدید کے ذریعہ سے دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور بیسیوں مشن غیر ممالک میں کام کر رہے ہیں

وقت کے لحاظ سے میں تحریک جدید کے جملہ مطالبات پر روشنی نہیں ڈال سکتا البتہ ایک دو مطالبات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ان ۱۹ مطالبات میں ایک نہایت ہی اہم مطالبہ آپ نے جماعت کے احباب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کی روشنی میں یہ فرمایا کہ کم سے کم ۵ ہزار مالی قربانی کرنے والے احباب آگے آنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کشف حسب ذیل ہے:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں:

دو کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت میں دو شخص ایک مکان پر بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں مگر خدا تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر غالب آ سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی "کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة"

(از ازالہ اوہام صفحہ ۹۷ حاشیہ طبع بار پنجم)

مندرجہ بالا کشف کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے کم سے کم ۵ ہزار مالی قربانی کرنے والے سپاہیوں کو بلایا اور فرمایا کہ اس وقت جب کہ دشمن تمہیں پامال کرنے پر تلا ہوا ہے تم ۵ ہزار قربانی کرنے والوں کی ایک روحانی فوج تیار کر کے اس پر یلغار کرو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آواز میں تاثیر پیدا کی اور ۵ ہزار مجاہدین آگے آ گئے اور نتیجہ اشاعت اسلام کے کام کو تیز تر کر دیا گیا اور بیرونی ممالک میں مشنوں کا جال پھیلا دیا گیا۔ اور عملاً دشمن کو بتا دیا گیا کہ ہم کو تباہ کرنا آسان نہیں کیونکہ

نادان ہماری پشت پہ وہ بادشاہ ہے
یہ دنیا جس کے وار کی اک مار بھی نہیں

اور اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک میں حصہ لینے والے مجاہدین کی تعداد ۵ ہزار سے بھی بڑھ چکی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضؓ نے تحریک جدید میں حصہ لینا ہر احمدی کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اس لئے اشاعت اسلام کے اہم کام اور اس عظیم الشان کام کی وسعت کے پیش نظر جماعت کے ہر فرد کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔

تحریک جدید میں ایک اہم مطالبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے یہ بھی پیش فرمایا کہ نوجوان دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔

اگرچہ بہت سے نوجوانوں نے اپنی زندگی وقف کی ہیں لیکن کام کی وسعت کے لحاظ سے ابھی اس مطالبے کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کا نمونہ اس بارہ میں ہمارے سامنے ہے حضورؓ نے اپنے اکثر بچوں کو دین کے کاموں کے لئے وقف فرمایا۔ مرکز میں اور باہر کام کرنے والے واقفین کی کمی ہے اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایسے احباب کو آگے آنا چاہیئے جو خود اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلائیں اور تعلیم کے بعد دین کے لئے وقف کریں

اس مطالبے میں حضورؓ نے دو قسم کے واقفین کا مطالبہ فرمایا ایک وہ جو مستقل طور پر اپنی زندگی وقف کر کے تحریک جدید کے ماتحت کام کریں۔

دوسرے ایسے واقفین کا مطالبہ فرمایا جو سال میں کم و بیش ایک مہینہ وقف کر کے تبلیغ اسلام کا کام سر انجام دیں۔ ظاہر ہے کہ مالی تحریک کا مطالبہ اور واقفین کا مطالبہ ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر جماعت کے پاس روپیہ ہو اور واقفین نہ ہوں تو بھی کام نہیں چل سکتا اور اگر واقفین موجود ہوں مگر روپیہ نہ ہو تب بھی کام نہیں چل سکتا

اس بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی تقریر کا اہم اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں

حضورؓ جماعت احمدیہ کے احباب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں ایک دفعہ پھر اپنے دلوں کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آ جائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے اور تم نے مسیح سے چھین کر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے۔ اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(تقریر سیر روحانی)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جیسا کہ شروع سال میں پروگرام شائع کیا گیا تھا کہ امسال جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۶ء کو منائے جائیں گے۔ جملہ جماعتوں کی یاد دہانی کے لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۲۴ جولائی بروز اتوار جلسہ ہائے سیرت النبی منعقد کئے جائیں اور چونکہ ہم ایسی تقریبات کو رسم کے طور پر کسی خاص معین دن کو نہیں منایا کرتے اس لئے اگر بعض جماعتیں اپنے حالات کے مطابق ۲۴ جولائی کو جلسہ کا انتظام نہ کر سکیں تو کوئی اور موزوں دن مقرر کر کے جلسہ کر سکتی ہیں۔

اس جلسے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر زمانہ حال کے تقاضوں کے مطابق روشنی ڈالی جائے اور جہاں آنحضور صلعم کے سوانح بیان کئے جائیں وہاں حضور پر لاعلمی یا تعصب کی بناء پر کئے گئے اعتراضات کا جواب بھی دیا جائے۔

امید ہے کہ جملہ جماعتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں پوری پوری مستعدی سے کام لیں گی۔ اور اپنے ہاں کی کارروائی کی رپورٹ اخبار بدر میں اشاعت کے لئے نظارت ہذا میں بھجوائیں گی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

امتحان کتاب عقائد احمدیت

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کتاب "عقائد احمدیت" کا امتحان مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار ہوگا۔ یہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے جماعت کے جملہ عقائد کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عبد الحلیم صاحب تاجر کتب قادیان سے موازی ۷۵ پیسے میں مل سکتی ہے۔ دوست ابھی سے اس امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ چونکہ ہر احمدی کو اس بارے میں دوسروں سے گفتگو کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں دوسروں کے سامنے بیان کر سکے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

خط و کتابت کرتے وقت اپنی خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

قسط ۱

اٹکی میں ایک مباحثہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضلؔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم مظفر پور بہار

محترم الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کے دو بچوں کی شادیوں کی تقریب میں صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ اور اسی دوران خاکسار بھی تقریب میں شرکت اور تبلیغی و تربیتی دورہ کی غرض سے رانچی پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ سملیہ کے ایک احمدی دوست مکرم شاہد علی صاحب کے بیٹے کی نسبت اٹکی کے مضافات میں طے پائی تھی۔ لیکن اٹکی کے بعض غیر احمدی علماء اس نسبت کو اس بناء پر منقطع کروا رہے ہیں کہ لڑکے کا والد احمدی ہو گیا ہے حالانکہ لڑکے نے ابھی تک بیعت نہیں کی ہے۔ بہر حال یہ گفتگو آگے بڑھی اور دیوبند کے فارغ التحصیل مولوی شعیب احمد صاحب ناظم مدرسہ امداد العلوم اٹکی نے احمدی مبلغ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ سملیہ کے احمدیوں کا خیال تھا کہ ہو سکتا ہے کہ غیر احمدی علماء اور عوام حسبِ عادت تبادلۂ خیالات کے موقعہ پر کوئی فتنہ و فساد برپا کر دیں۔ لہذا اس کا بھی کوئی انتظام ہونا چاہیئے۔ خاکسار نے حفظِ ما تقدم کے طور پر شعیب صاحب کو پیغام بھیجا کہ آپ حفظِ امن کی تحریری ذمہ داری لیں۔ تاکہ تہذیب و اخلاق کے دائرہ کے اندر اٹکی میں مذکورہ تبادلۂ خیالات ہو سکے اور اگر آپ لوگوں کو کوئی چیز مانع نہ ہو تو ہم لوگ یہ تحریری ذمہ داری لینے کے لئے آمادہ ہیں تاکہ سملیہ میں تبادلۂ خیالات ہو سکے۔ اس پر مولوی شعیب احمد صاحب نے تحریراً تسلیم فرما لیا کہ اٹکی میں ہی تبادلۂ خیالات امن و تہذیب کے ماحول میں انجام پائے گا۔ بین بجے دوسرے روز بتاریخ ۵ رجون کو رانچی سے خاکسار اور مولوی حبیب اللہ صاحب اور سملیہ سے مکرم شاہد علی صاحب، مولوی نصیر الدین صاحب، [illegible] انصاری صاحب اور محمد مسلم صاحب ساڑھے نو بجے دن اٹکی پہنچ گئے۔

اٹکی رانچی سے سو دمیل کی دوری پر واقع ہے یہاں ایک مشہور سینیٹوریم ہسپتال بھی ہے۔ مسلمانوں کی آبادی بھی اچھی ہے ایک وسیع اور خوبصورت مسجد اور مسجد سے ملحق مدرسہ امداد العلوم واقع ہے۔ ہم لوگ مدرسہ میں پہنچ گئے۔ جناب شعیب صاحب اور دوسرے غیر احمدی علماء سے تعارف و ملاقات ہوئی اور چند منٹ میں ڈیڑھ دو صد کا مجمع ہو گیا۔ شعیب صاحب اور خاکسار کے مابین تبادلۂ خیالات شروع ہو گیا جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

غیر احمدی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لانبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ یہاں لا نفی عام ہے یعنی کوئی بھی نبی نہیں آسکتا لہذا جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت پر ایمان رکھتا ہے وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان کے ساتھ ایسے شخص کے تعلق رشتہ داری کا سوال بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

احمدی۔ یہ سوال تو آپ کے عقیدہ پر وارد ہوتا ہے نہ کہ ہمارے عقیدہ پر۔

غیر احمدی۔ وہ کیسے؟

احمدی۔ آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائیں گے۔

غیر احمدی۔ ان کو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل نبوت مل چکی ہے۔

احمدی۔ لانبی بعدی کے "لا" کو نفی عام قرار دے کر جبکہ آپ یہ معنے کر رہے ہیں کہ اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا تو اس کے بعد آپ کس لفظ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ پرانا نبی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آسکتا ہے لیکن نیا نبی نہیں آسکتا۔ پس آپ کوئی دلیل و ثبوت بھی پیش نہیں کر سکتے اور آپ کے اس کلام میں مدیہی تضاد بھی موجود ہے

غیر احمدی۔ لانبی بعدی کے یہی معنے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والا شخص اتصافِ نبوت سے متصف نہیں ہو سکتا۔

احمدی۔ آپ کے یہ معنے بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب کے عقیدہ سے متضاد ہیں۔ کیونکہ آپ تحذیر الناس میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا"۔

یہ وہی مدرسہ ہے جس کے آپ ہمارا فارغ التحصیل ہیں۔

غیر احمدی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ نبی نہیں ہوں گے محض ایک امتی ہوں گے

احمدی۔ اول تو قرآن کریم میں نبی اور رسول کے الفاظ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے موجود ہیں اور یہ الفاظ اس وقت بھی موجود رہیں گے جب بقول آپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ دوم جس قدر خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول مبعوث ہوئے ہیں ان سے کسی ایک کی بھی نبوت چھینی نہیں گئی۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کس گناہ کی پاداش میں بقول آپ کے چھینی جائے گی۔

سوم۔ سورہ مریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا قول درج ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے نبی اور مبارک بنایا ہے میں جہاں کہیں بھی ہوں۔

چہارم۔ مسلم میں مسیح موعود کو نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

پنجم۔ حجج الکرامہ میں امام سیوطیؒ کا قول نقل کیا گیا ہے کہ من قال بسلب نبوتہ فقد کفر حقاً یعنی جو شخص یہ کہے کہ حضرت عیسےٰ اپنی آمد پر مسلوب النبوت ہوں گے وہ پکا کافر ہے۔

غیر احمدی۔ حضرت عیسےٰ اتصافِ نبوت سے پہلے متصف ہو چکے ہیں اس لئے ان کا دوبارہ بحیثیت نبی آنا بھی لانبی بعدی کے خلاف نہیں ہوگا۔

احمدی۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ پیدائش کے اعتبار سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور وفات کے اعتبار سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخری نبی۔

غیر احمدی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بلاشبہ اپنی آمد ثانی میں اتصافِ نبوت سے متصف ہوں گے لہذا ان کا آنا لانبی بعدی کے خلاف نہیں ہوگا۔

احمدی۔ ہم لوگ بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو ایسا ہی نبی مانتے ہیں اور یہی آپ کا دعوےٰ ہے لہذا حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ بھی لانبی بعدی کے خلاف نہیں ہے۔

مزید برآں یہ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا دعویٰ قرآن کریم کی رو سے لانبی بعدی اور خاتم النبیین کے خلاف بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ آیت کریمہ "ومن یطع اللہ والرسول الخ" میں اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم "مشبّہ" ہے۔ اور "النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین" مشبہ بہ ہے جن کی صفات میں اتحاد اور ذات میں غیریت پایا جانا ضروری ہے لہذا اب یہ چاروں درجے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی شرط کے ساتھ مشروط ہیں اور آئندہ کوئی اس قسم کا نبی نہیں آسکتا جس قسم کے نبی پہلے مبعوث ہوا کرتے تھے لہذا حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آنا اس آیت کریمہ کے خلاف ہے بلکہ آیت مذکورہ کے مطابق "امتی نبی" آسکتا ہے چنانچہ حضرت مرزا صاحب کا یہی دعویٰ ہے۔

غیر احمدی۔ حضرت مرزا صاحب کو مسیح، مہدی، نبی و مجدد وغیرہ قرار دینا ترجیح بلا مرجح ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی، حضرت ولی اللہ شاہ صاحب اور احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہم کے بڑے عظیم الشان کارنامے ہیں اور ان بزرگوں نے عظیم الشان کتب لکھی ہیں۔ پھر ان میں سے کسی کو کیوں نہ مسیح، مہدی اور مجدد قرار دے دیا جائے۔

احمدی۔ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت ولی اللہ شاہ کو ہم بھی اپنی اپنی صدی کے مجدد یقین کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے وقت میں بڑے عظیم الشان تائید اسلام کے کارنامے دکھائے لیکن ان کا دعوےٰ محض مجددیت تھا اور انہوں نے کبھی مسیح، مہدی، نبی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا اور نہ ہی ان کے زمانہ کے لوگوں نے ان کو دعاوی کا مصداق قرار دیا۔ ہمیں کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ ان بزرگان کی طرف دعاوی منسوب کریں۔ باقی رہا معاملہ چودھویں صدی کے مسلمہ مجدد کا موقف رکھنا چاہیئے کہ مولوی محمد شبلی صاحب اور مولوی احمد رضا خاں صاحب نے کبھی چودھویں صدی کا مجدد، نبی، مسیح و مہدی ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ اور اس کے مقابل پر اس صدی میں حضرت مرزا صاحب نے یہ دعاوی ببانگِ دہل پیش کئے ہیں۔ لہذا ان لوگوں کو مجدد، نبی وغیرہ قرار دینا مدعی سُست اور گواہ چُست والا معاملہ ہوگا۔ اسی طرح ان لوگوں کی کتب نے اسلام کے حق میں کوئی انقلاب برپا نہیں کیا۔ بلکہ ان کی ترقی معکوس ظاہر و باہر ہے۔ کیونکہ غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کے بجائے یہ کفر کے فتوے لگا کر کافر بنا رہے ہیں چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب تھے آپ کے ہم عقیدہ دیوبندیوں پر کفر کے اشد ترین فتوے لگائے ہیں۔ اور دیوبندیوں کو ختم نبوت کا منکر قرار دیا۔ لیکن اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ سے اکناف عالم میں عظیم الشان اور فعّال مراکز قائم ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اس موازنہ سے ظاہر ہے کہ ترجیح بلا مرجح کے مجرم آپ ہیں یا ہم

غیر احمدی۔ حدیث نبوی کے مطابق تیرہ سو سال تک جو مجددین مبعوث ہوتے رہے ہیں ان کی اس شدت سے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت نہیں ہوئی جس شدت کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کی ہوئی اور بعد میں آنے والے مسلمانوں نے متفقہ طور ان کو تسلیم کر لیا۔ اور سب ہی مسلمان ان کا احترام کرتے ہیں لیکن حضرت مرزا صاحب کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

احمدی۔ ان مجددین کرام کی بھی اپنے اپنے دور میں مخالفت ہوتی رہی ہے تاہم آپ کی یہ بات درست ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی جس شدت سے مخالفت ہوئی اس کی نظیر ان بزرگان مجددین کے زمانہ میں نہیں ملتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر نبی کی مخالفت ہوئی لیکن میری مخالفت سب سے زیادہ ہوئی۔ پس مخالفت اپنے مقام کے مطابق ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے افضل ہیں اس لئے تمام نبیوں سے بڑھ کر آپؐ کی مخالفت ہوئی۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد ہونے کے علاوہ امتی نبی مسیح و مہدی بھی ہیں جس کی اہمیت قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے لہذا آپ کی مخالفت دوسرے مجددین امت سے زیادہ ہوئی۔

غیر احمدی۔ مجددین کی جو فہرست آپ نے پیش کی ہے اس میں سے فلاں فلاں مجددین پر امت مسلمہ کا اتفاق نہیں ہے۔

احمدی۔ اسی طرح چودھویں صدی کے مجدد و مسیح کی مجددیت و مسیحیت پر تمام مسلمان متفق نہیں ہیں

غیر احمدی۔ عیسائیت بھی بہت پھیل رہی ہے اور ان کے پادری بھی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں کیا ان کو حق پر تسلیم کر لیا جائے؟ اسی طرح کمیونزم بھی پھیل رہا ہے!!؟

احمدی۔ قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ آخری زمانہ میں عیسائیت کا فتنہ بے نظیر طور پر برپا ہو گا اور قریب ہو گا کہ زمین و آسمان اس فتنہ سے پھٹ جائیں اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اس موقعہ پر قرآن کریم کی آیات اور احادیث نبوی میں تطبیق دے کر ثابت کیا گیا کہ دجالیت درحقیقت عیسائیت ہے اور کمیونزم اور کیپٹلزم درحقیقت عیسائیت کی دو شاخیں ہیں جو یاجوج و ماجوج کی مصداق ہیں) اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کا خاص کارنامہ یکسر الصلیب بتایا ہے یعنی مسیح موعود صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کرے گا۔ چنانچہ بحمد اللہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے جماعت احمدیہ ظاہری وسائل کے اعتبار سے ان قوموں کے مقابل بہ تہیدست ہے۔ اس کے باوجود حزمی بجمت اسے پیغام حق پہنچا رہی ہے اور دلائل قاطعہ اور آسمانی نشانات اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ذریعہ سے ان اقوام میں سے لوگوں کو ایک ایک کر کے آغوش اسلام میں لا رہی ہے اور صلیب کدوں میں عظیم الشان اور ٹھوس مراکز قائم کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور وفات مسیح ثابت کر کے خود مسلمان علماء کے قلوب میں جو صلیبی عقیدہ کا زہر سرایت کر گیا تھا اس کے لئے تریاق ثابت ہو رہی ہے۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یہ مقدس جماعت ان تمام پرمصیبت گروہوں کو شکست فاش دے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرائیگی

غیر احمدی۔ میں خود سالہا سال تک کمیونسٹ رہا ہوں اور بالآخر اسلام کی صداقت پر ایمان لایا ہوں۔ مَیں نے بہت سی تحریکوں کا مطالعہ کیا ہے آپ میرے سوالوں کا تشفی بخش جواب دیجئے۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اس کی صداقت کا ثبوت نہیں ہو سکتی۔ جبکہ دوسری جماعتیں بھی اس زمانہ میں تبلیغ اور افہام و تفہیم کے ذریعہ سے ترقی کر رہی ہیں۔

احمدی۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ دہریت سے منہ موڑ کر اسلام جیسے بہترین پاکیزہ مذہب میں داخل ہوئے ہیں اور دعا کرتا ہوں کہ اب آپ جلد ہی خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح و مہدی کو قبول کر کے ایک فعّال مسلمان بن جائیں۔

اب رہا آپ کا سوال سو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا و یوم یقوم الاشہاد

فرمایا یقیناً یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ان پر ایمان لانے والوں کی اسی زندگی دنیا دی میں ضرور مدد کرتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہو گا کہ قیامت کے دن بھی ہم ان کی مدد کریں گے۔ اسی آیت کریمہ کے مطابق اس چودھویں صدی کی تمام جماعتوں پر نگاہ دوڑائیں کہ کس جماعت کے بانی نے اس صدی میں مامور من اللہ مجدد اور نبی ہونے کا دعوےٰ کیا اور پھر جماعت احمدیہ سے بڑھ کر اس زندگی دنیوی میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے ساتھ ہو۔ بلاشبہ آئے دن لوگ مسیح و مہدی اور نبی کے دعاوی کیا کرتے ہیں لیکن ان کے دعاوی قرآن کریم کی اس کسوٹی پر سچے ثابت نہیں ہوتے اس چودھویں صدی میں صرف اور صرف اس آیت کریمہ کی مصداق جماعت احمدیہ ہی ہے

غیر احمدی۔ میں خود نبی ہونے کا دعوےٰ کرتا ہوں مسیح اور مہدی اور مجدد ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہوں آپ مجھے مان لیں۔

احمدی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے بھی نبوت کا دعوےٰ کیا تھا۔ لیکن صرف دعوےٰ کرنے سے کسی کی صداقت ثابت نہیں بلکہ اصل معیار آیت کریمہ میں بتا دیا گیا ہے کہ سچوں کے ساتھ اس دنیوی زندگی میں اس کی خاص الخاص تائید و نصرت بھی ہے۔ آپ اگر ایسا دعوےٰ کرتے ہیں تو اس کا ثبوت دلیل کے ساتھ پیش کیجئے جو جماعت احمدیہ کے کارناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور آپ کی حالت تو یہ ہے کہ اس بستی میں بھی آپ کو کوئی شخص مسیح و مہدی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

(مولوی شعیب احمد صاحب یہ تمام باتیں لکھ کر دینے لگے تھے لیکن پھر وہ گھبرا گئے اور نہ لکھ سکے اور کچھ دوسرے لوگوں نے بھی انہیں منع کیا)

حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب پر ایک خاص قسم کا خوف و ہراس طاری تھا اور اس کے بعد مجھے دوسری جگہ بٹھا کر خود ادھر ادھر کھسکتے رہے اور خاکسار دوسرے لوگوں کو تبلیغ کرتا رہا۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف نے چائے ناشتہ کا بھی انتظام کیا۔ اور فرمایا کہ ٹیکسی تیار ہے۔ دوسرے لوگوں نے بتایا کہ ٹیکسی جا چکی ہے۔

تبادلہ خیالات کے دوران مدرسہ کے سیکرٹری نے یہ کہہ کر عوام میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ "آپ لوگ تو نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا نبی قرار دیتے ہیں" العیاذ باللہ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضا اس قدر سازگار ہو چکی تھی کہ حاضرین نے سیکرٹری صاحب کو ہی اس بارہ میں جھوٹا قرار دے کر خاموش کرا دیا اور کہا کہ یہ بات غلط ہے مبلغ صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا مانتے ہیں اور بہت احترام کرتے ہیں۔ مجھے اس موقعہ پر بولنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اسی طرح حدیث نزول مسیح بھی زیر بحث آئی۔

دوران گفتگو مولوی صاحب نے دو مرتبہ نبی، مجدد اور مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس سے حاضرین کو یقین ہو جانا چاہیئے کہ مولوی صاحب نے اپنی شکست خود تسلیم کر لی ہے کیونکہ بحث کے آغاز میں وہ کسی کو دور حاضر کا مجدد، مسیح و مہدی کو ماننے کو تیار نہ تھے لیکن بحث کے اختتام میں وہ خود ان دعاوی کے مدعی بن رہے ہیں۔

ساڑھے نو بجے دن ہم پہنچے تھے اور نماز ظہر تک یہ گفتگو جاری رہی جس میں سے آخری وقت آدھ گھنٹہ تک گھبراہٹ میں مولوی صاحب ادھر ادھر گھومتے رہے۔ ناشتہ کرنے کے موقعہ پر مولوی صاحب سے پھر علمی گفتگو شروع ہو گئی۔

(باقی)

درخواست دعا

گھر سے اطلاع ملی ہے کہ میرے تایا جان مکرم سید مبشر الدین احمد صاحب افسا سونگھڑہ کو اچانک شدید قسم کے دوران سر کی تکلیف ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے سب عزیز و اقارب پریشان ہیں۔ جماعت احمدیہ اڑیسہ میں آپ کا وجود بڑا فیض اور نافع الناس ہے۔ ابھی کچھ روز پہلے میرے بڑے چچا مولوی ابو المحسن صاحب رحلت فرما گئے ہیں اب ہمارے پاس یہی ایک بزرگ دعا گو ہیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔ خاکسار

سید بدر الدین احمد درویش واقف جدید مرکز قادیان

دعائے مغفرت

افسوس میرا بھائی نور احمد بعمر طویل عرصے کی بیماری کے بعد مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۶۶ء بروز اتوار فجر کے وقت وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عرصہ تین سال سے ہمارے گاؤں میں قائد خدام الاحمدیہ رہا۔ مرحوم کے بھوتے ۲۲\۳۰ [illegible] خورد چھوٹے بچے ہیں اور آمد کا ذریعہ نہ ہونے کی وجہ سے حالت از حد کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے ننھے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کرنے کی درخواست ہے۔

تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ
میں
حصّہ لینے والے دوستوں کی پانچویں فہرست

پیشتر ازیں حضرت فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کے وعدوں کی چار فہرستیں اخبار بدر میں شائع کروائی جا چکی ہیں اس کے بعد نظارت ہذا میں اس بابرکت تحریک میں جن احباب کی طرف سے وعدوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے کی فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔

قبل ازیں اس تحریک میں وعدوں اور وصولی کی اسم وار فہرستیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض ملاحظہ و دعا پیش کی جا چکی ہیں جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جملہ احباب کے لئے دعا فرمائی اور اپنے دست مبارک سے "جزاکم اللہ تعالیٰ" تحریر فرمایا۔

آئندہ وعدوں اور وصولی کی فہرست ۵ رجولائی کو حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے لہٰذا جن دوستوں نے تا حال اس بابرکت تحریک میں وعدے نہیں بھجوائے انہیں چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدے ارسال کریں اور جو دوست وعدے بھجوا چکے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے وعدے کا کم از کم ½ حصہ جلد ادا کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار ناظر بیت المال قادیان

مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر ۳۱۰۰/-
سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم یادگیر ۲۵۰۰/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ،، ۱۵۰۰/-
،، مولوی محمد عثمان صاحب ،، ۱۱۰۰/-
،، نذیر احمد صاحب ،، ۵۰۰/-
،، عبد الرفیق صاحب ،، ۱۲۱/-
،، محمد خواجہ صاحب ،، ۷۵/-
،، محمد امام صاحب غوری ،، ۱۱۰/-
،، فضل الرحمن صاحب ،، ۵۱/-
،، عبد الشکور صاحب ،، ۱۲۵/-
،، محمد الیاس صاحب منجانب
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی ،، ۸۰۰/-
،، شیخ حسن صاحب مرحوم ،، ۵۰۰/-
،، سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم ،، ۵۰۰/-
،، سیٹھ عبد اللطیف صاحب مرحوم ،، ۳۰۰/-
خود محمد خاندان ،، ۵۲۰۰/-
،، سیٹھ نثار احمد صاحب ،، ۲۵۰۰/-
،، سیٹھ محمد ادریس صاحب ،، ۲۵۰۰/-
،، سیٹھ محمد عثمان صاحب ،، ۱۱۰۰/-
،، محمد سلیم صاحب ،، ۱۰۱/-
محترمہ والدہ محمد سلیم صاحب ،، ۵۱/-
مکرم عبد الرشید صاحب ،، ۲۵/-
شاہ انڈسٹریز ،، ۲۰۱/-
،، خلیل احمد صاحب ،، ۵۱/-
،، منور احمد صاحب ،، ۵۱/-
،، عبد العزیز صاحب ،، ۵۱/-
،، عبد القدیر صاحب ،، ۵۱/-
،، فیض احمد صاحب ،، ۱۲۵/-
،، پیر محمد صاحب ،، ۵۱/-
،، عبد الحفیظ صاحب ،، ۱۰۱/-

مکرم محمد علی صاحب یادگیر ۲۰۱/-
،، مولوی محمد جعفر صاحب ،، ۵۱/-
،، محمود غوری صاحب ،، ۱۰۱/-
،، محمد یعقوب صاحب ،، ۵۲/-
،، مظفر احمد صاحب ،، ۳۹/-
،، عبد القیوم صاحب ،، ۵۱/-
،، غلام محی الدین صاحب ،، ۱۰۲/-
،، فاروق احمد صاحب ،، ۵۱/-
،، مولوی نور الدین صاحب ،، ۵۱/-
،، میر الدین خان صاحب ،، ۳۶/-
،، ظہیر الدین صاحب ،، ۳۶/-
،، بشیر الدین صاحب ،، ۱۰۱/-
،، عبد الرشید صاحب ،، ۱۰۱/-
،، عبد العظیم صاحب ،، ۳۶/-
،، عبد المجیب صاحب ،، ۵۱/-
،، شیخ چاند صاحب ،، ۳۶/-
،، عبد السلام صاحب ،، ۳۶/-
،، غلام حیدر خان صاحب حیدر آباد ۳۰۲/-
،، سید حسین صاحب کاچیگوڑہ ،، ۳۰۰/-
،، سید جہانگیر احمد صاحب ،، ۲۰۰/-
،، سید عمر صاحب ،، ۲۰۰/-
،، سیٹھ محمود احمد صاحب ،، ۳۰۰/-
،، مشتاق احمد صاحب ،، ۱۰۱/-
محترمہ والدہ مشتاق احمد صاحب ،، ۱۰۱/-
،، امۃ الباری صاحبہ ہمشیرہ ،، ۵/-
،، امۃ الحمید صاحبہ ،، ،، ،، ۵/-
،، حبیب احمد صاحب برادر ،، ،، ۵/-
،، عبد الرشید صاحب ،، ۴۰/-
،، منور احمد صاحب غوری ،، ۲۵/-
،، سید مجتبیٰ حسن صاحب ،، ۱۵/-
،، شبیر علی صاحب ،، ۵/-

مکرم عبد الرحیم صاحب انصاری حیدر آباد ۲۰/-
،، ڈاکٹر جعفر علی صاحب ،، ۵۰/-
،، سید عقیل صاحب ،، ۵/-
،، ابراہیم خان صاحب ،، ۱۲/-
،، مظفر الدین صاحب ،، ۱۵/-
،، منظور احمد صاحب ،، ۱۵۰/-
،، منیر احمد صاحب ،، ۱۰/-
،، سراج احمد صاحب ،، ۲۵/-
،، سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ،، ۱۰۰/-
،، منصور احمد صاحب ،، اضافہ ۲۵/-
،، احمد عبد العزیز صاحب ،، ۱۵۰/-
،، محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی ،، ۱۰۲/-
،، حمید اللہ صاحب بی ایس سی ،، ۱۰۲/-
،، عطاء اللہ صاحب بی ایس سی ،، ۱۰۲/-
،، عبد القیوم صاحب ،، ۷۵/-
،، احمد عبد اللہ صاحب ،، ۵۰/-
،، فضل کرم علی صاحب ،، ۵۰/-
،، صلاح الدین صاحب ،، ۵۰/-
،، نذیر الدین صاحب ،، ۵۰/-
،، سلطان الدین صاحب ،، ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب ،، ۲۵/-
،، بشیر الدین صاحب ضمیر ،، اضافہ ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ ،، ،، ،، ۱۵/-
،، ابراہیم الدین صاحب ،، ۵/-
اہلیہ صاحبہ ،، ،، ۵/-
،، ڈاکٹر سید ظہور اللہ صاحب ،، ۵/-
،، اہلیہ مرحومہ ،، ،، ۵/-
،، عبد الہادی صاحب ،، ۳۰/-

مکرم خلیل حسنی صاحب حیدر آباد ۵۰۰/-
اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ،، ۳۰۰/-
،، ،، سیٹھ رشید احمد صاحب ،، ۱۵۰/-
رضیہ صاحبہ بنت سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ،، ۱۵۰/-
،، مولوی محمد عمر صاحب مبلغ ،، ۷۵/-
،، مولوی سراج الحق صاحب ،، ۵۰/-
انسپکٹر بیت المال
ناصرہ سراج صاحبہ ،، ۲۵/-
منیرہ بنت ،، ،، ،، ۱۰/-
فریدہ ،، ،، ،، ،، ۱۰/-
آصفہ ،، ،، ،، ،، ۶/-
،، ،، کیپٹن عبد الحی صاحب
بی۔اے۔بی۔ٹی قادیان ۵۰/-
،، حاجی محمد بخش صاحب ،، ۱۰/-
،، چوہدری مبارک علی صاحب ،،
ایڈیشنل ناظر امور عامہ ،، ۳۰۰/-
،، سید شجاعت علی صاحب ،، ۵۰/-
،، شہرہ عالم صاحب کلکتہ ۵۰/-
،، میاں محمد ادریس صاحب ،، ۲۰۰۰/-
،، میاں بخش الٰہی صاحب ،، ۱۰۰/-
،، عبد السلام صاحب چھاکوڈا ۷۵/-
،، محمد لطیف الرحمن صاحب بیوہ کلاں ۹۰/-
،، محمد سعید صاحب ،، ۲۰/-
،، سید منور علی صاحب لدھانہ ۱۱/-
،، اسرار محمد صاحب انوار محمد صاحب راڈھ ۱۰۰/-
والدہ صاحبہ ،، ،، ۱۰۰/-
والد صاحب ،، ،، ۱۰۰/-
،، مرزا شیر علی صاحب ماڈیگا گوڈا ۱۰۰۰/-

حیدر آباد دکن میں خواتین کا ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۶۶ء کو محلہ ترپ بازار حیدر آباد دکن میں خواتین کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ نے صدارت کی۔ یہ جلسہ نواب اکبر یار جنگ کے چوتھے فرزند ڈاکٹر وحید الدین خاں کی شادی، جو پور کے ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم کی صاحبزادی طلعت سعید کے موقعہ پر کیا گیا۔ یہ رشتہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب کی معرفت طے ہوا تھا۔ خاکسار کی دعوت پر حلقہ ترپ بازار کی سب ممبرات تشریف لائیں۔ حاضری چالیس سے زائد تھی۔ غیر احمدی رشتہ دار بھی شریک تھے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ ذوقی صاحب کی دونوں نواسیوں نے نعت رسول سنائی۔ عزیزہ امینہ بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک خطبہ جمعہ مؤثر انداز میں پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ تدابیر سے ہی کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ دعا کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح امۃ القیوم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک خطبہ جمعہ مؤثر انداز میں پڑھ کر سنایا۔ بعض دوسری بہنوں نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام و سیدنا حضرت مصلح موعود رضی کے کلام سنائے۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے نماز کی اہمیت اور پابندی سے ادا کرنے کے موضوع پر تقریر فرمائی جلسہ دو گھنٹے کی خوشگوار فضا میں منعقد ہوا اور دعا پر اختتام کو پہنچا۔ بعدہٗ حاضرات کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

خاکسارہ ہاجرہ بیگم بنگلہ اکبر یار جنگ مرحوم محلہ ترپ بازار
حیدر آباد دکن آندھرا پردیش

خط و کتابت و ترسیل زر کے لئے منیجر اخبار بدر کو مخاطب فرمایا کریں۔ (ادارہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی صفات کا بلاواسطہ ظہور

(بقیہ صفحہ ۲)

ایمان۔ ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ کرے گا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا تعالیٰ کی یہ صفت آپ کی زندگی میں ہی ظاہر ہوئی اور آپ نے اُس کی صفت احیاء کا اسی دُنیا میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیا۔ آپ جس قوم میں مبعوث ہوئے اُس پر ایسی تباہی اور بربادی آئی ہوئی تھی کہ جس کی نظیر دُنیا میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے مگر پھر خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ہی آپ کے ہاتھ پر اُس مُردہ قوم کو زندہ کر دیا اور اسے دُنیا کا فاتح اور حکمران بنا دیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اور بیمار تندرست ہونا چاہتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علاج کے لئے جو بیمار ملا وہ ایسا تھا جو اپنی زندگی کا خواہاں نہیں تھا بلکہ چاہتا تھا کہ مر جائے۔ اور اُس کا وجود دُنیا سے مٹ جائے مگر پھر وہی بیمار جو مرنا چاہتا تھا جو زندگی کا ملنا ناممکن سمجھتا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھا ہوا۔ زندہ ہوا اور اُس نے دُنیا کے اور ہزاروں لاکھوں لوگوں کو زندہ کر دیا۔ مکہ کے لوگ جن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی معمولی تاجر تھے نہ اُن کو حکومت حاصل تھی۔ نہ اُن میں کوئی انتظام موجود تھا۔ نہ اُنہیں کوئی عزت اور شہرت حاصل تھی۔ انتہائی کس مپرسی کی حالت میں ایک گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے مگر دیکھو وہ لوگ آپ کے ذریعہ سے کس طرح زندہ ہو کر دُنیا میں پھیل گئے جس طرح چیل جھپٹا مار کر اپنے شکار کو قابو میں کر لیتی ہے اسی طرح وہ دیوانہ وار دُنیا میں نکلے اور بڑی بڑی حکومتوں کو اُنہوں نے تہ و بالا کر دیا۔ اہل عرب کی حیثیت اسقدر معمولی تھی کہ ہمسایہ حکومتوں کے ادنےٰ ادنےٰ تحصیلدار بھی اُن کو ڈانٹ ڈپٹ دیا کرتے تھے۔ مگر محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے کے بعد اُن کی طاقت کا یہ حال ہو گیا کہ وہ بڑی بڑی حکومتوں کے ساتھ ٹکرانے لگ گئے قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں اُن کے مقابلہ میں پاش پاش ہو گئیں۔ اور بڑے بڑے بادشاہ گردن جھکائے اور ہتھیار ڈالے اُن کے سامنے حاضر ہوئے۔ یہ نمونہ تھا اُس احیاء کا جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا۔ اور لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے سُن کر کہہ دیتے ہیں کہ خدا مُردے زندہ کیا کرتا ہے۔ باپ نے کہہ دیا کہ خدا محیی ہے تو بچے نے بھی مان لیا۔ اُستاد نے کہہ دیا کہ خدا محیی ہے تو شاگرد نے بھی تسلیم کر لیا مگر جس شخص نے آپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ خدا محیی ہے جس شخص نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ وہ قوم جو صدیوں سے مُردہ چلی آ رہی تھی۔ جو زندہ نہیں ہونا چاہتی تھی وہ زندہ ہو گئی وہ فاتح اور حکمران ہو گئی۔ وہ خدا تعالیٰ کی اس صفت کا جیسے ہو بہو جس طرح ظاہر کر سکتا ہے کوئی دوسرا کس طرح کر سکتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ شافی ہے مگر لوگ اس صفت کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ وہ زبان سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شافی ہے مگر اُنہوں نے اُس کی صفت شفا کا کوئی عملی نمونہ دیکھا نہیں ہوتا۔ تو وہ اتنا ہی جانتے ہیں کہ ہم نے نسخہ کھائی اس لئے افاقہ ہو گیا۔ اُن کا ذہن صرف مادیات میں ہی اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ اُس عظیم الشان ہستی کی طرف اُن کا دل متوجہ نہیں ہوتا جو اس تمام کارخانۂ عالم کو چلا رہی ہے۔ اُن کا ذہن نسخہ کی طرف تو چلا جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے شافی ہونے کی طرف اُن کا ذہن نہیں جاتا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اپنی اس صفت کا بھی بلاواسطہ نمونہ دکھایا۔ خیبر کی فتح کا سوال پیدا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلایا اور لشکر اسلامی کا علم آپؓ کے سپرد کرنا چاہا مگر حضرت علیؓ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں۔ اور شدت تکلیف کی وجہ سے وہ سوجی ہوئی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اس حالت میں دیکھا۔ تو آپؐ نے علیؓ سے فرمایا اِدھر آؤ۔ وہ سامنے آئے تو آپؐ نے اپنا لعاب دہن حضرت علیؓ کی آنکھ پر لگایا اور اُنکی آنکھیں اُسی وقت اچھی ہو گئیں۔ (ابن ہشام جلد دوم) آپؐ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے خیبر علیؓ نے فتح کرنا ہے اور جبکہ خدائی فیصلہ یہ ہے تو اس کی آنکھ بیمار نہیں رہ سکتی۔ آپؐ نے لعاب دہن لگایا اور آنکھ فوراً اچھی ہو گئی۔ اب جس شخص کے ساتھ یہ معاملہ گذرا ہو وہی بتا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ شافی ہے دوسرا اگر کچھ کہے گا تو یہی کہ میں نے سُنا ہے کہ خدا شافی ہے مگر مجھے اس کی صورت کے متعلق کوئی مشاہدہ حاصل نہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ کی تمام صفات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاواسطہ دیکھیں مگر لوگوں نے اُن صفات کو بالواسطہ دیکھا اس لئے لوگ ان عیوب کو دور نہیں کر سکتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاتے تھے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر اُن عیوب کو بڑی عمدگی اور خوبی کے ساتھ دور کر سکتے تھے۔

خبریں

چنڈی گڑھ ۲۷ر جون پنجاب کے نئے گورنر شری دھرم ویرا آج جب دہلی سے چنڈی گڑھ پہنچے تو ان کا رسمی شان و شوکت سے سواگت کیا گیا۔ راج بھون میں پہنچنے کے فوراً بعد انہوں نے اخباری نمائندوں سے ملاقات چیت کرتے ہوئے کہ پنجاب میں ان کا فوری کام یہ ہو گا کہ وہ حالات کا جائزہ لیں اور اُن سے اپنے نتائج اخذ کریں۔ اور اپنی رائے بنائیں۔ آپ نے کہا کہ میں نے ابھی کسی معاملہ کے متعلق بھی رائے نہیں بنائی۔ میں دہلی سے پہلے سے طے شدہ نظریات لے کر نہیں آیا۔ آپ نے کہا کہ پنجاب ملک کا سرحدی صوبہ ہے اور اس لئے اس کے کنٹرول پر خاص ذمہ واری ہے۔ مجھے پوری توقع ہے کہ تمام فریقوں کے تعاون سے ہر مسئلہ جو ابھی حل طلب پڑا ہو گا خوش اسلوبی اور دوستانہ ڈھنگ سے حل ہو جائے گا۔

چنڈی گڑھ ۲۷ر جون۔ پنجاب کے نئے گورنر شری دھرم ویرا نے آج شام اپنے عہدہ کا حلف لے لیا اُنہیں حلف ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شری مہر سنگھ نے دلایا۔ یہ رسم ۶ بجے شام راج بھون میں ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر پنجاب کے مکھیہ منتری شری گرنام سنگھ۔ وزارت کے دیگر ممبران سبھا اور کونسل کے ممبر بھی موجود تھے۔

نئی دہلی ۲۷ر جون۔ تاشقند اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے اقدام پر غور کرنے کیلئے وزارتی سطح پر کانفرنس کی تیاری جولائی کے دوسرے پندرھواڑے میں نئی دہلی میں بھارت اور پاکستان سرکار کے حکام کی میٹنگ ہو گی۔ سفارتی بات چیت کے نتیجہ میں دونوں سرکاریں اس بات پر متفق ہو گئی ہیں۔ حکام کی میٹنگ شرائط کے بغیر ہو سکتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی فریق کو بھی معاملہ اُٹھانے کی ممانعت نہ ہو گی۔ راولپنڈی میں گذشتہ مارچ میں وزارتی سطح پر کانفرنس ہو گئی تھی مگر پاکستان کے سب سے پہلے مسئلہ کشمیر پر غور کے لئے اصرار کرنے کی وجہ سے وہ بے نتیجہ رہی تھی۔

چنڈی گڑھ ۲۷ر جون۔ وزیر دفاع شری چوہان نے آج یہاں کہا کہ دیش کے دفاع کیلئے فوجی ٹریننگ بہت ضروری ہے۔ مقامی انجینئرنگ کالج میں این سی سی کے تعلیمی ٹریننگ کیمپ میں کیڈٹوں افسروں کو خطاب کرتے ہوئے شری چوہان نے کہا کہ دفاع کا نظریہ اب کافی وسیع ہو گیا ہے اور یہ محض دیگر شعبوں میں بھی مہارت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض دیگر ضروری باتیں بھی ہیں جن پر دیش کے دفاع کا انحصار ہے ان میں سب سے اہم ایکتا کا احساس ہے ہمیں ایکتا کا جذبہ پیدا کرنا اور اُسے مضبوط بنانا چاہیئے۔ جس کا بھارت پاکستان جنگ میں بے ساختہ اظہار کیا گیا تھا۔ شری چوہان نے کہا کہ دیش کے لئے دوسری ضروری بات یہ ہے کہ زراعت کو جدید لائنوں پر لایا جائے تاکہ دیش غذائی پیداوار کے معاملہ میں خود کفیل بن سکے دیش میں سائنٹفک ترقی کی بھی ضرورت ہے اور سائنسی میدان میں ترقی سے ہی دفاعی پیداوار کے معاملہ میں ہم خود کفیل بن سکیں گے۔

جالندھر ۲۷ر جون۔ اخبار پرتاپ میں شائع شدہ خبر مظہر ہے کہ کل رات یہاں اکالی دل دھاسر گروپ کا جلسہ گوردوارہ بازار شیخاں میں منعقد ہوا جس کی صدارت گیانی لچھمن سنگھ نے کی۔ اُنہوں نے سنت فتح سنگھ پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس کا بھی حشر ہو گا جو سردار پرتاپ سنگھ کا ہوا ہے سردار پرتاپ سنگھ نے بھی اپنا مقابلہ راجہ رنجیت سنگھ سے کیا تھا۔ اور سنت فتح سنگھ بھی اکال تخت میں آٹھ ماہ چھپے رہنے کے بعد اُونچی ہوائیں ہیں اور اپنا مقابلہ راجہ رنجیت سنگھ سے کر رہے ہیں اسلئے یہ ہنکار ہی اُنکی تنزلی کا باعث بنے گا اُنہوں نے مرکزی سرکار کے آرڈی نینس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم سرکار کا یہ چیلنج بے خوفی سے قبول کرتے ہیں اور اس قسم کے آرڈی نینس سے ڈر